Le journalisme d'ourdou en France

Shahzaman Haque

▶ **To cite this version:**

Shahzaman Haque. Le journalisme d'ourdou en France. Warsa, 3 (8), pp.84-85, 2023, Numéro sur le journalisme en ourdou. hal-04062298

HAL Id: hal-04062298
https://hal.science/hal-04062298

Submitted on 7 Apr 2023

HAL is a multi-disciplinary open access archive for the deposit and dissemination of scientific research documents, whether they are published or not. The documents may come from teaching and research institutions in France or abroad, or from public or private research centers.

L'archive ouverte pluridisciplinaire **HAL**, est destinée au dépôt et à la diffusion de documents scientifiques de niveau recherche, publiés ou non, émanant des établissements d'enseignement et de recherche français ou étrangers, des laboratoires publics ou privés.

Distributed under a Creative Commons Attribution - NonCommercial - NoDerivatives 4.0 International License

فرانس میں اردو صحافت

شاہ زماں حق
(صدر شعبہ اردو، انالکو، پیرس، فرانس)

عصرِ حاضر میں فرانس میں اردو صحافت ناپید ہے۔ حالانکہ بقول محترمہ سُمن شاہ، صدر پیرس ادبی فورم، فرانس میں انہوں نے خود اردو صحافت کو بڑھاوا دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ناکام رہیں۔ انہوں نے بطور چیف ایڈیٹر سنہ ۱۹۹۸ میں دو ماہنامہ میگزین 'تڑپ' اور 'سویرا' پیرس سے شایع کیا لیکن چند سالوں کے بعد یہ دونوں رسالے بند ہوگئے۔ اُن کے مطابق فرانس کے اہل اردو مُطالعہ میں کم دلچسپی لیتے ہیں اور خرید کر پڑھنے کے تو قطعی روادار نہیں ہیں۔ ایک اردو اخبار 'جسارت' کے نام سے بھی 90 کے عشرے میں شایع ہوتا تھا لیکن اُس کی بھی اشاعت منقطع ہوگئی۔

انٹرنیٹ کی آمد سے جب آن لائن صحافت کا رجحان بڑھا تب فرانس میں 'جیوار دؤ' کے نام سے ایک ویب سائٹ کافی عرصے تک چلی لیکن وہ بھی بند ہوگئی۔ محترمہ سُمن شاہ نے دو ویب سائٹز کے نام کا ذکر کیا ہے جو فرانس کی خبریں دیتی ہیں لیکن اُن کا ڈومین پاکستان میں ہے۔ ایک 'گجرات لنک' کے نام سے ہے لیکن یہاں پر زیادہ تر خبریں پاکستان کے حوالے سے ہوتی ہیں اور ویب سائٹ دیکھنے پر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اِس کا ربط فرانس سے بھی ہے۔ دوسری ویب سائٹ 'ڈیلی پکار' ہے لیکن مجھے اِس کا صرف ایک فیس بک پیج ملا۔ 'ڈیلی پکار' میں فرانس کے علاوہ خبریں دیگر یوروپین ممالک برسلز، جرمنی و دی نیڈرلینڈز سے بھی ہیں جہاں اُن کے نمائندے موجوؤ داور سرگرم ہیں۔ یہاں پر خبروں کا موضوع پاکستانی سیاست و پاکستانی سفارت خانوں میں مختلف ثقافتی پروگرام اور تقاریب پر مشتمل ہوتا ہے۔

فرانس میں اردو صحافت کے قحط کی سب سے بڑی وجہ یہ مانی جاتی ہے کہ اردو کو فرانسیسی سرکار کی سرپرستی نہیں مل پائی۔ بقول جناب محمد یونس، بیورو چیف آج ٹی وی، فرانس، ''اگر ہم اپنے پڑوسی ممالک کو دیکھتے ہیں تو جرمنی میں 'ڈی ڈبلو' کی اردو سروس ہے اور برطانیہ میں 'بی بی سی' اردو سروس بہت بڑے پیمانے پر کام کر رہی ہے، تو اِس طرح کی حمایت اور مالی امداد فرانس میں حکومت کی جانب سے اردو کو مُہیا نہیں ہے''۔

غور طلب یہ بھی رہے کہ فرانس میں اکثر اہل اردو کے گھروں میں ڈِش ٹیلی ویژن چینلز لگے ہوتے ہیں جن میں پاکستان یا برِّصغیر کے کم و بیش سارے چینلز دستیاب رہتے ہیں۔ چونکہ نجی ٹیلی ویژن چینلز سے اردو میں خبریں نشر ہوتی ہیں تو ناظرین اس ذرائع سے ہی شاید مطمئن رہتے ہوں اور انہیں اردو خبر کے مطالعے کی ضرورت نامحسُوس ہوتی ہو۔ بقول رضا چودھری، سینئیر اردو صحافی، فرانس کے مقامی کیبل اوپریٹر بھی برصغیر کے کچھ چینلز نشر کرتے ہیں جن میں 'جیو نیوز' اردو خبر کے لیے اہم ہے۔ مزید برآں فرانسیسی زبان کا غلبہ روزمرّہ زندگی میں مثلاً معاش یا بچّوں کی تعلیم میں رہنے کی وجہ سے اردو کا استعمال کنبے میں کم ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستانی جلاوطنوں میں پنجابی طبقے کی اکثریت ہے اور ہندوستانی

طبقے میں پنجابی کے علاوہ گجراتی اور ہندی بولنے والے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جو پاکستانی مہاجرین پہلی نسل کے ہیں اور ستر کی دہائی میں فرانس آئے تھے وہ زیادہ تر پنجاب سے ہیں جو میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اُن کے گھروں میں پنجابی، اردو، سرائیکی، پوٹھواری اور دیگر زبانیں بولی جاتی ہیں۔ تاہم اردو برصغیر سے آئے لوگوں کے لیے مشترکہ زبان مانی جاتی ہے۔ شمالی ہند، پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان کے بہت سارے لوگ اردو سمجھ اور بول لیتے ہیں۔ رضا چودھری نے تجویز دی کہ اگر کوئی ایسا اردو میں اخبار، رسالہ یا ویب سائٹ ہو جو اِن سبھی ممالک کی خبر شایع کریں تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

ہندوستان سے اردو صحافت کے میدان میں کوئی بھی نمائندہ فرانس میں نہیں ہے۔ پاکستان سے اردو ٹی وی چینیلز میں 'جیو نیوز'، 'آج نیوز'، 'اے آر وائی'، 'بول نیوز' اور 'ہم نیوز' کے علاوہ متعدد نیوز ایجینسیاں کے نمائندے پیرس شہر میں مقیم ہیں اور یہاں کی خبروں کو پاکستان ترسیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید براں، پاکستانی اخبارات 'جنگ' اور 'نوائے وقت' کے بھی نمائندے فرانس سے خبر سازی کرتے ہیں۔ محترم رضا چودھری فرانس میں ۲۲ سالوں سے اردو صحافت سے منسلک ہیں۔ ابتدائی دور میں وہ 'نوائے وقت' کے نمائندہ تھے لیکن ۲۰۰۴ سے انہوں نے روزنامہ 'جنگ' اور 'جیو نیوز' کے ساتھ کام کرنا شروع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج سے تقریباً دس پندرہ سال پہلے پاکستان سے اخبارات اور رسائل آیا کرتے تھے اور فروخت کیے جاتے تھے لیکن انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا رجحان بڑھنے سے اخبارات فرانس میں فروخت ہونا بند ہو گئے حالانکہ آج بھی روزنامہ 'جنگ' لندن سے روز شایع ہوتا ہے۔ محمد یونس صاحب نے بھی دو رسائل 'جذبہ' اور 'تاریخ وطن' کے بارے میں ذکر کیا کہ یہ شایع تو پاکستان سے ہوتے تھے لیکن فرانس میں ایک زمانے تک انہیں فروخت کیا جاتا تھا۔ انہوں نے یہ وجہ بھی بتائی کہ فرانس میں پروفیشنل صحافی نہیں ہیں اور بیشتر صحافی کا ذریعہ معاش کچھ اور رہتا ہے اور صحافت اُنکے لیے فری لینسنگ ہے۔ پورے یورپ میں صرف تین چار اردو صحافی ہیں جنہیں تنخواہیں ملتی ہیں اور جو پروفیشنل طور پر کام کرتے ہیں۔ محمد یونس نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ فرانس سے بنیادی خبر رسانی نہیں ہوتی بلکہ یہاں موجود خبر ایجینسیاں مختلف سیاسی جماعتوں یا شخصیات کی مع تصاویر مارکیٹنگ میں زیادہ پیش پیش ہیں۔

سیّد عاشور کاظمی کی کتاب 'بیسویں صدی کے اُردو اخبارات و رسائل مغربی دنیا میں' (۲۰۰۲) سے بھی عیاں ہوتا ہے کہ فرانس میں اردو صحافت کا سخت بحران ہے کیونکہ یہاں سے ایک بھی اخبار یا رسالے کا نام درج نہیں ہے جبکہ امریکہ و کنیڈا کے علاوہ یوروپ میں برطانیہ، ڈنمارک، جرمنی، سویڈین و ناروے سے متعدد مطبوعات ہیں۔

فرانس میں یوں تو اردو تدریس جامعہ انالکو (INALCO) پیرس میں تقریباً دو سو سال سے جاری ہے لیکن اردو صحافت بہت تاخیر سے نصاب میں شامل کیا گیا۔ انالکو میں اردو کی بی اے ڈگری میں زیادہ تر طلبہ پاکستانی نژاد کے ہیں۔ اردو صحافت سے ہمارے طلبہ بالکل ناآشنا معلوم ہوتے ہیں۔ اِس کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل تو اردو اخبار یا اردو رسالے کا مقامی طور پر کوئی نظام نہیں ہے، دوم، گھر میں دوسری نسل کے بچّے فرانسیسی بولتے ہیں اور بیشتر کو اردو سمجھ میں آتی ہے لیکن وہ اردو لکھنے اور پڑھنے سے قاصر ہیں۔ پاکستان دورے پر بھی اردو صحافت سے شاید ان کا کوئی ربط نہیں ہوتا۔

فرانس کی وزارتِ امورِ خارجہ کے مُقابلہ جاتی امتحانات میں دنیا کی کوئی بھی ایک بیرونی زبان کا انتخاب کر کے صحافت کا ایک پرچہ دیا جا سکتا ہے بشرطے کہ اُس زبان کی تدریس فرانس میں عام ہو۔ اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے میں نے اردو کے بی اے پروگرام میں اردو صحافت پر مُبنی دو نئے کورس جو پرنٹ میڈیا اور الکٹرانکس میڈیا پر مشتمل ہیں اور فنِ خطاطی ماسٹر اردو میں متعارف کرایا تاکہ اردو کے طلبہ مستفید ہوں۔

فرانس کی دارالحکومت پیرس میں موجود کتب خانہ 'بُولاک' (BULAC) جہاں مشرقی زبانوں کی کتابوں کا ایک نایاب ذخیرہ ہے، وہاں بقول بیدار عبّاس، سربراہ زبان اردو، پشتو و پنجابی، اردو کے کافی اخبارات و رسائل دستیاب ہیں جن سے فرانس میں رہنے والے اردو داں استفادہ کر سکتے ہیں۔ اردو صحافت میں جو اہم اخبارات و رسائل بُولاک میں ہیں اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں: ہفت روزہ 'ہماری زبان'، نئی دہلی، ماہنامہ 'اردو دنیا'، نئی دہلی، ماہنامہ 'اخبار اردو'، اسلام آباد، ہفت روزہ 'اخبار جہاں'، کراچی، ہفت روزہ 'مِلّت ندائیے'، لاہور و ماہنامہ 'افکار ملّی'، نئی دہلی ہیں۔

چونکہ اردو صحافت مالی امداد کی کمی کے سبب فرانس میں ناکام ہو جاتی ہے، یہ ممکن ہے کہ اخبار کو چلانے کے لیے ایک تنظیم بنائی جائے جس کے اراکین مل جُل کر یہ ذِمّہ لیں نا کہ اخبار کی ملکیت ایک فرد کے ہاتھوں میں ہو۔ اشتہار بھی ایک معقول ذریعہ ہے جس سے آمدنی ہوتی ہے۔ اِس کے لیے نا ہی صرف اہل اردو کاروباریوں سے بلکہ غیر اردو داں سرکاری یا پرائیویٹ اداروں سے بھی اشتہار کی درخواست کی جا سکتی ہے۔ فرانس میں اردو کی ترویج و ترقّی کے لیے یہ اہم ہے کہ مواصلات کے نئے ذرائع میں برقی ذرائع اور اردو پرنٹ میڈیا دونوں اپنا پاؤں جمائے۔

فہرست۔ حیدرآباد دکن کے اردو اخبارات

نمبر شمار	اخبار	سن اشاعت	مدیر
27	سفیر دکن	1888	منشی نثار علی شہرت
28	محبوب القلوب	1890	عماد السلطنۃ بہادر
29	نظارہ عالم	1896	منشی قدرت اللہ مضطر
30	مظلوم دکن	1898	عظیم الدین
31	جام جمشید	1901	ابراہیم خان
32	عزیز الاخبار	1902	نواب عزیز جنگ بہادر ولا
33	دکہنی	1903	مولوی محمد عبدالرحیم، وکیل ہائیکورٹ
34	علم و عمل	1904	صادق حسین
35	نظامی	1904	امیر حمزہ
36	محبوب گزٹ	1905	منشی پیارے لال
37	آصفیہ گزٹ	1911	مولوی سید محمد علی عرش ملیح آبادی
38	صحیفہ	1912	مولوی اکبر علی
39	معارف	1913	مولوی امیر حسن
40	عثمان گزٹ	1913	سید رضا شاہ ترمذی انجم